نظیر اکبرآبادی

(1740-1830)

نظیر اکبرآبادی کا پورا نام ولی محمد تھا۔ وہ دہلی میں پیدا ہوئے۔ کچھ عرصے بعد آگرے میں بس گئے۔ نظیر عوامی شاعر تھے۔ اُن کی شاعری میں ہندوستانی ماحول اور تہذیب کی جھلکیاں ملتی ہیں۔

انھوں نے یہاں کے موسموں، میلوں، تہواروں اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بہت سی نظمیں لکھی ہیں۔

عام موضوعات کو سیدھی سادی زبان میں بیان کرنا نظیر کی بہت بڑی خوبی ہے۔ ان کے پاس الفاظ کا غیر معمولی ذخیرہ تھا۔ وہ موقع اور موضوع کے اعتبار سے مناسب الفاظ کا استعمال کرتے ہیں۔

انھوں نے اپنی شاعری میں مقامی الفاظ کا کثرت سے استعمال کیا ہے۔ ’روٹیاں‘، ’بنجارا نامہ‘، ’مُفلسی‘، ’ہولی‘، ’آدمی نامہ‘ اور ’کرشن کنھیّا کا بال پن‘ وغیرہ ان کی مشہور نظمیں ہیں۔

not to be republished © NCERT

مُکافاتِ عمل

ہے دنیا جس کا نام میاں یہ اور طرح کی بستی ہے — جو مہنگوں کو یہ مہنگی ہے اور سَستوں کو یہ سَستی ہے
یاں ہر دَم جھگڑے اُٹھتے ہیں ہر آن عدالت بستی ہے — گر مَست کرے تو مَستی ہے اور پَست کرے تو پَستی ہے

کچھ دیر نہیں اندھیر نہیں انصاف اور عَدل پرستی ہے
اِس ہاتھ کرو اُس ہاتھ مِلے یاں سَودا دَست بَدستی ہے

جو اور کسی کا مان رکھے تو اُس کو بھی اور مان ملے — جو پان کھلاوے پان ملے، جو روٹی دے تو نان ملے
نقصان کرے نقصان ملے، احسان کرے احسان ملے — جو جیسا جس کے ساتھ کرے پھر ویسا اُس کو آن ملے

کچھ دیر نہیں اندھیر نہیں انصاف اور عدل پرستی ہے
اِس ہاتھ کرو اُس ہاتھ مِلے یاں سَودا دَست بدستی ہے

جو پار اُتارے اوروں کو اُس کی بھی ناؤ اُترنی ہے   جو غرق کرے پھر اُس کو بھی یاں ڈبکوں ڈبکوں کرنی ہے
شمشیر تبر بندوق سِناں اور نشتر تیر نہرنی ہے   یاں جیسی جیسی کرنی ہے پھر ویسی ویسی بھرنی ہے
کچھ دیر نہیں اندھیر نہیں انصاف اور عدل پرستی ہے
اس ہاتھ کرو اُس ہاتھ ملے یاں سودا دست بدستی ہے

ہے کھٹکا اُس کے ساتھ لگا جو اور کسی کو دے کھٹکا   اور غیب سے جھٹکا کھاتا ہے جو اور کسی کو دے جھٹکا
چیرے کے بیچ میں چیرا ہے پٹکے کے بیچ جو ہے پٹکا   کیا کہیے اور نظیرؔ آگے، ہے زور تماشا جھٹ پٹ کا
کچھ دیر نہیں اندھیر نہیں انصاف اور عدل پرستی ہے
اِس ہاتھ کرو اُس ہاتھ ملے یاں سودا دست بدستی ہے

(نظیرؔ اکبرآبادی)

© NCERT not to be republished

مشق

i۔ معنی یاد کیجیے

مُکافاتِ عمل	:	اچھے اور بُرے کام کا بدلہ
پست	:	نیچا، بُرا
عدل پرستی	:	انصاف پسندی
دست بدستی	:	ہاتھوں ہاتھ
غرق کرنا	:	ڈبونا
شمشیر	:	تلوار
تبر	:	ایک قسم کی کلہاڑی
سِناں	:	نیزہ، بھالا
نشتر	:	ایک قسم کا چاقو
نہرنی	:	ناخن کاٹنے کا آلہ
کھٹکا	:	ڈر، دھوکا
غیب سے	:	قدرت کی طرف سے
چیرا	:	ایک قسم کی خوب صورت پگڑی
پٹکا	:	کمر پر باندھنے کا پٹّہ

© NCERT not to be republished

ii۔ سوچیے اور بتائیے

1۔ شاعر نے دنیا کو اور طرح کی بستی کیوں کہا ہے؟

2۔ انسان کو اچھا عمل کیوں کرنا چاہیے؟

3۔ ''جیسی کرنی ویسی بھرنی''اِس کا کیا مطلب ہے؟

4۔ 'اس ہاتھ کرو اُس ہاتھ ملے یاں سودا دست بدستی ہے' کی وضاحت کیجیے؟

5۔ اس نظم کا مرکزی خیال کیا ہے۔

© NCERT not to be republished